جمعرات 29 جولائی 2021ء | 18 ذوالحج 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:178

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کامل مومن کی علامت ”حبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتا جب تک مَیں اسے اپنے والد اور اولاد سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

(بخاری کتاب الایمان باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

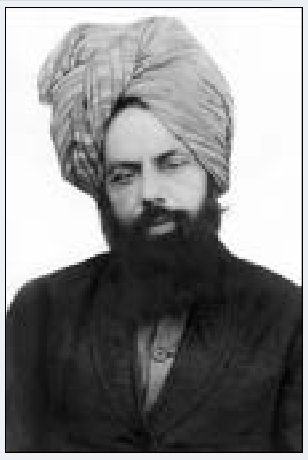

بادشاہِ ہردوسرا

دنیا میں کروڑ ہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے۔لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔ (الاحزاب:57)۔ اُن قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا۔صرف ہم ان نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء۔سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صِدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصّوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں۔ اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں۔ کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور یقیناً نہیں سمجھ سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصّے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔ اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے

محمدؐ عربی بادشاہِ ہر دو سرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا، نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصّہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے۔ اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفّاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیّت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور ان کے اندر داخل ہو۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301 تا 303)

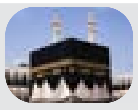

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۲﴾

(آل عمران:32)

تو کہدے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس دیکھیں اس عاشق صادق اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کی محبت جو آپ کو اپنے آقا اور محبوب سے تھی کہ بے انتہا درود بھیجا کرتے تھے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے نوازا جیسا کہ اس سے ظاہر ہے۔

پس آج ہمیں بھی اس محبت کے نمونے قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ دنیا کو جلد سے جلد اس آقا کی غلامی میں لاسکیں جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوا ہے تا کہ دنیا میں امن اور محبت کی فضا پیدا ہو۔

اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اور آپ کے لئے غیرت کی چند اور مثالیں جو روایات ہیں بچوں کی اور دوسری پیش کرتا ہوں۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ جو آپ کے منجھلے بیٹے، دوسرے بیٹے تھے فرماتے ہیں کہ: ”یہ خاکسار حضرت مسیح موعود کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کے شکریہ کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ میرے دل میں اس شکریہ کے تصور تک کی گنجائش نہیں۔ مگر مَیں نے ایک دن مر کر خدا کو جان دینی ہے مَیں آسمانی آقا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی حضرت مسیح موعود کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلّی نہ آ گئی ہو۔ آپ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رُوواں رُوواں اپنے آقا حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھا“

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 27-26)

پھر ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ: ”ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکان کے ساتھ والی چھوٹی سی مسجد میں جو مسجد مبارک کہلاتی ہے اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی۔ اس وقت ایک

بقیہ صفحہ 7 پر

اس شمارہ میں

- معلوم اگرچہ ہے کہ موسم یہ کڑا ہے (منظوم)
- سلسلہ کی اولاد ۔ واقفینِ زندگی
- سورتوں کا تعارف
- حضرت مغلانی نور جان بیگم صاحبہؓ

دربارِ خلافت

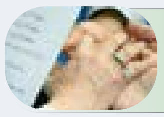

آپؑ کی قبولیتِ دعا کا معجزہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

صحابہ، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ تھے وہ اس بات کا ادراک حاصل کرنے کے بعد قربانیوں کے لئے بے چین رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اعلیٰ معیار کی نیکیاں حاصل کرنے کے لئے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے۔ کوشش بھی کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کے نظارے بھی دیکھتے تھے۔ یہاں میں آپ کو ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔ حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ مہاجر قادیان بیان کرتے ہیں کہ: ’’ایک دفعہ میں سالانہ جلسہ پر حاضر ہوا تو مَیں نے عرض کی کہ میں نے خلوت میں‘‘ (علیحدگی میں) ’’کچھ عرض کرنا ہے‘‘۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) ’’فرمایا اندر آ جاؤ۔ اتفاق سے وہ کھڑکی کھلی رہی اور میرے ساتھ اور کئی احباب اندر آ گئے۔ میں نے عرض کی کہ والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے لڑکے کو اچھی تعلیم دی۔ جب سے ملازم ہوا ہماری کوئی خدمت نہیں کی‘‘۔ (مَیں نے یہ عرض کیا حضور کی خدمت میں کہ والد تو یہ کہتے ہیں کہ میں نے بیٹے کو تعلیم دلوائی، ملازمت دلوائی، ہماری خدمت نہیں کر رہا۔) ’’اور بیوی کہتی ہے کہ تو اچھا احمدی ہوا ہے کہ جو کچھ میرے پاس زیور تھا وہ بھی بِک گیا ہے‘‘۔ (باپ کو بھی شکوہ ہے، بیوی کو بھی شکوہ ہے)۔ پھر آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ’’اور یہاں مَیں دیکھتا ہوں کہ اس سلسلہ کی خدمت کے لئے آپ کے مرید ہزاروں روپیہ قربان کرتے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دگنی تگنی تنخواہ دے تو میں آپ کی خدمت کرسکوں‘‘

ایک طرف باپ کی طرف سے شکوہ ہے کہ میری خدمت نہیں کر رہے، اتنا لکھایا پڑھایا۔ بیوی کی طرف سے شکوہ ہے کچھ نہیں لے کے آتے مجھے اپنا زیور بیچنا پڑتا ہے اور اِدھر جب میں نیکیاں دیکھتا ہوں جو یہاں ہو رہی ہیں، قربانیاں دیکھتا ہوں جو آپ کے پاس ہو رہی ہیں کہ لوگ آتے ہیں اور ہزاروں روپیہ دے جاتے ہیں، اس لئے میرے لئے بھی دعا کریں کہ مجھے بھی اللہ توفیق دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ باتیں سن کے فرمایا کہ ’’بہت اچھا ہم دعا کرتے ہیں۔ آپ یاد دلاتے رہیں‘‘۔ (تو یہ کہتے ہیں کہ) ’’اُس وقت میری تنخواہ 55 روپے تھی۔ پھر لاہور پہنچ کر ایک کارڈ یاد دہانی کے لئے لکھا‘‘ یعنی دعا کے لئے خط لکھا ’’تو اسی اثناء میں مجھے یوگنڈا ریلوے کی طرف سے 120 روپے تنخواہ اور 45 روپیہ بطور الاؤنس کی ملازمت مل گئی۔ جب مجھے پہلی تنخواہ ملی تو مَیں فوراً حضور کے آگے نذرانہ رکھ دیا جو کہ میرے دل میں تھا‘‘۔ (جماعت کے چندے کے لئے، خرچ کے لئے) ’’اور اس کے بعد پھر میں افریقہ چلا گیا۔ میں جب تک وہاں رہا تین گنا تنخواہ ملتی رہی یہ آپؑ کی قبولیتِ دعا کا معجزہ ہے‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 15 صفحہ نمبر 105 روایت حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 6/ جنوری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

معلوم اگرچہ ہے کہ موسم یہ کڑا ہے

معلوم اگرچہ ہے کہ موسم یہ کڑا ہے
دل پھر بھی گلابوں کے لئے ضد پہ اڑا ہے

یاد آئے ہیں پھر لوگ مجھے شہر جفا کے
اک تیرِ ستم یوں بھی میرے دل میں گڑا ہے

وہ جس سے عبادت کی طرح کی تھی محبت
وہ شخص زمانے کے لئے مجھ سے لڑا ہے

میت کو مری دیکھ کے بولا وہ ستم گر
اٹھ جائے گا پھر سے یہ اداکار بڑا ہے

جس موڑ پہ بدلی تھی ڈگر اس نے مبارکؔ
کہنا کہ اسی موڑ پہ دیوانہ کھڑا ہے

(مبارک صدیقی۔ لندن)

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

(جامع ترمذی۔ أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَابُ قِصَّةِ تَعْلِيْمِ الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ حدیث:3483)

ترجمہ: اے اللہ! رشد او ور ہدایت کی باتیں میرے دل میں ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔

یہ سید و مولیٰ، مقدس الانبیاء پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی رشد و ہدایت کی نفع بخش دعا ہے۔

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے باپ سے پوچھا: اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ میرے باپ نے جواب دیا سات کو چھ زمین میں (رہتے ہیں) اور ایک آسمان میں، آپ نے پوچھا: ان میں سے کس کی سب سے زیادہ رغبت دلچسپی، امید اور خوف و ڈر کے ساتھ عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس کی جو آسمان میں ہے، آپ نے فرمایا: اے حصین! سنو، اگر تم اسلام لے آتے تو میں تمہیں دو کلمے سکھا دیتا وہ دونوں تمہیں برابر نفع پہنچاتے رہتے، پھر جب حصین اسلام لے آئے تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وہ دونوں کلمے سکھا دیجئے جنہیں سکھانے کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، آپ نے فرمایا: کہو اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

سلسلہ کی اولاد ۔ واقفینِ زندگی

دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کا سلسلہ تو اس وقت سے جاری ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لیے انبیاء کے بھجوانے کا سلسلہ شروع کیا۔ انبیاء کرام خود واقفینِ زندگی تھے بلکہ دیگر واقفینِ زندگی کے لئے نمونہ ہوتے ہیں۔ انبیاء کے ذیل میں ان کے ماننے والے، واقفینِ زندگی کا رول ادا کرتے ہیں۔ خاص طور پر ہمارے بہت ہی ارفع اور اعلیٰ رسول اور نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانے والے صحابہؓ تھے جو اشاعتِ اسلام اور اس کے دفاع کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ ان صحابہؓ کو ہی اللہ تعالیٰ نے یہ مبارک سرٹیفکیٹ یوں دیا کہ کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ

(آل عمران: 111)

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حکماً بھی امتِ محمدیہ ﷺ کے ہر فرد کو واقفِ زندگی بننے کی رغبت دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ

(آل عمران: 105)

پھر آنحضور ﷺ کی ایک دعا خلفاء اور حکّام کے حق میں ملتی ہے۔ مبلغین، مربیان، معلّمین، داعیانِ الی اللہ اور واقفینِ زندگی بھی اس دعا کے مخاطب ہیں کیونکہ وہ احادیث کو بیان کرتے، سنّتِ رسول ﷺ کو زندہ رکھتے اور اسلامی تعلیم لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ دعا یوں ہے:

اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡ خُلَفَآئِیۡ اَلَّذِیۡنَ یَاۡتُوۡنَ مِنۡ بَعۡدِیۡ اَلَّذِیۡنَ یَرۡوُوۡنَ اَحَادِیۡثِیۡ وَسُنَّتِیۡ وَیُعَلِّمُوۡنَھَا النَّاسَ۔

(جامع الصغیر السیوطی جزو اول صفحہ 60)

کہ اے اللہ! میرے ان خلفاء (جانشینوں) پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے۔ میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ ایسے نیک، فعال خدّام دین لوگوں کے لئے فرماتے ہیں:

"جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلاوے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 311)

آپؑ پھر فرماتے ہیں:

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

ایک کامیاب داعی الی اللہ کے لیے جہاں اتنی اہم مقبول دعائیں ملتی ہیں۔ وہاں ایک کامیاب مبلغ، مربی اور داعی الی اللہ کو انہی کامیابیوں کے لئے اور اپنے ساتھ مزید داعیان کو جوڑنے کے لئے بھی دعائیں ملتی ہیں۔ جیسے سورۃ بنی اسرائیل میں وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا کے الفاظ ملتے ہیں۔ پھر حضرت موسیٰؑ کی دعا رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿۲۶﴾ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۲۷﴾ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۸﴾ یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَہۡلِیۡ ﴿۳۰﴾ ہٰرُوۡنَ اَخِی ﴿۳۱﴾ اشۡدُدۡ بِہٖۤ اَزۡرِیۡ ﴿۳۲﴾ وَاَشۡرِکۡہُ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۳۳﴾ کَیۡ نُسَبِّحَکَ کَثِیۡرًا ﴿۳۴﴾

(طٰہٰ: 26 تا 34)

ترجمہ: اے میرے رب! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے۔ اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تا کہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرے لئے میرے اہل میں سے میرا نائب بنا دے۔ ہارون میرے بھائی کو۔ اس کے ذریعے میری پُشت مضبوط کر۔ اور اسے میرے کام میں شریک کر دے۔ تا کہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں۔

اس دعا میں اپنے اہل میں سے وزیر یعنی مددگار طلب کیا گیا ہے۔ تا ہم تیری تسبیح کثرت سے کریں۔ یہ اعلیٰ نتیجہ ہے دعوت الی اللہ کا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اس سلسلہ میں ایک اہم دعا ان الفاظ میں ملتی ہے جو آپؑ نے حضرت مولانا حکیم نور الدینؓ کے نام ایک مکتوب میں لکھ کر دی۔ جو یہ ہے:

رَبِّ اَعۡطِنِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ اَنۡصَارًا فِیۡ دِیۡنِکَ

(مکتوب نمبر 24 از مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ 34)

کہ اے میرے رب! مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کے لیئے معاون و مددگار عطاء کر۔

پھر آپؑ اپنے لئے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں:

مجھ کو دے اک فوقِ عادت اے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاؤں مَیں غم میں دیں کے اک دیوانہ وار
وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملت کے لئے
شعلے پہنچیں جس سے ہر دم آسماں تک بیشمار

پھر آپؑ اپنی اولاد کے داعیان الی اللہ بننے کے لیئے یوں دُعا کرتے ہیں:

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نُور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

یہ دُعا آپؑ کی اولاد در اولاد کے حق میں بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اور چار خلفاء آپ کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے۔ جو کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ (آل عمران: 111) کی زندہ علامت ہیں اور اس وقت ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اس اہم عنوان کے تحت کارہائے نمایاں رقم فرما رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ (بانی الفضل) تحریر فرماتے ہیں:

"میرے تیرہ لڑکے ہیں اور تیرہ کے تیرہ دین کے لئے وقف ہیں"

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 50)

واقفینِ زندگی کا ایک مقام ہے۔ جسے ہم میں سے ہر ایک کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ آغاز میں تو واقفینِ زندگی میں صحابہ کرام، مربیان، اور مبلغین کرام شامل تھے۔ آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ میں یہ دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریکِ وقفِ جدید سے معلمین کرام کا اضافہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بابرکت اسکیم نصرت جہاں کے تحت ڈاکٹرز اور ٹیچرز حضرات نے زندگیاں وقف کیں اور اس مبارک نظام میں شامل ہوئے اور ابھی ہو رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مبارک انقلابی تحریک وقفِ نو کے تحت ہزاروں کی تعداد میں نفوس نے اپنے لختِ جگروں اور بچیوں کو دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کیا جن کی تعداد 60 ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ پھر دعوت الی اللہ کے تحت داعیان کی تحریک بھی تھی۔ اور اب ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے متعلق الہام: "اِنِّیۡ مَعَکَ یَا مَسۡرُوۡرُ" کے تحت آپ کی تائید و نصرت اور مدد کے لئے احباب جماعت دنیا بھر سے واقفینِ زندگی کی صورت میں حضور کی فوج میں شامل ہو رہے ہیں۔ جن میں دنیا بھر میں جامعہ احمدیہ کے پھیلے جال میں آنے والے واقفِ زندگی تو موجود ہی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف فیلڈز سے تعلق رکھنے والے نو جوان، بچے، بوڑھے شامل ہو

بقیہ صفحہ 4 پر

مترجم: ابو سلطان

سورتوں کا تعارف

سورۃ التکاثر (102 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 9 آیات ہیں)

ترجمہ از انگریزی ترجمہ قرآن (حضرت ملک غلام فرید صاحب ایڈیشن 2003ء)

وقت نزول اور سیاق و سباق

جمہور علماء کی رائے کے مطابق یہ نہایت ابتدائی مکی دور کی سورۃ ہے۔سابقہ سورتوں میں اس سزا کا ذکر کیا گیا ہے جو آپ ﷺ کے دور کے کفار کو ملنے والی ہے اور بعد میں آنے والی اسلامی تاریخ کا بھی جس میں آپ ﷺ کی آمد ثانی (مسیح موعود) شامل ہے۔موجودہ سورۃ ایسے عوامل پر روشنی ڈالتی ہے جو انسان میں کفر اور خدا سے دوری پیدا کرتے ہیں اور اس راہ کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔یہ سورۃ ایک عمومی مگر خطرناک روحانی بیماری کا ذکر کرتی ہے یعنی دنیاوی مال و متاع میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا اور ان کی کثرت پر اترانا اور فخر محسوس کرنا۔آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ سورۃ ایک ہزار آیات کے برابر وزنی ہے (بیہقی اور دیلمی)، جس سے اس سورۃ کی غیر معمولی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

تعارف سورۃ العصر (103 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 4 آیات ہیں)

وقت نزول اور سیاق و سباق

اتفاق رائے سے یہ سورۃ اوائل نبوت کے دور میں نازل ہوئی۔مغربی محققین نے بھی، مسلمان مفسروں کے ساتھ اس سورۃ کو اسی دور کا شمار کیا ہے۔سابقہ سورۃ (التکاثر) میں انسان کی دنیاوی مال و متاع اور دنیاوی چیزوں کے لئے شدید خواہش کا ذکر ہے اور اس (خواہش) کے بد نتائج کا بھی ذکر ہے۔موجودہ سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ بے مقصد زندگی، جس میں کچھ اچھے مقاصد کا حصول مدنظر نہ ہو، بے کار ہے اور یہ کہ دنیاوی ترقی اور کامیابی کسی قوم کو بچا نہیں سکتے اگر ان میں ایمان نہ ہو اور نہ ہی پاک اور صاف زندگی گزارنے کا ذریعہ ہیں۔یہی مستند تاریخی گواہی ہے۔ دنیاوی طاقتوں اور ذرائع کے نشہ میں مگن مغربی عیسائی اقوام اپنی کامیابی اور ترقی کو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ہمیشگی والی چیزیں گمان کرتے ہیں گویا ان پر کبھی بھی زوال نہیں آئے گا۔دوسری طرف مسلمان اپنے مستقبل کے بارے میں شش و پنج میں مبتلا ہیں۔اس سورۃ کا معین طور پر تعلق موجودہ دور سے ہے گو اس سورۃ کا تعلق آپ ﷺ کے دور سے بھی ہے جیسا کہ العصر (خاص زمانہ) سے مراد آپ ﷺ کا دور (روحانی انقلاب) بھی ہے۔

تعارف سورۃ الھمزۃ (104 ویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 10 آیات ہیں)

وقت نزول اور سیاق و سباق

یہ سورۃ ابتدائی مکی دور کی ہے۔یہ سورۃ دراصل سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے۔اس رائے پر جملہ مفسرین قرآن متفق ہیں حتیٰ کہ مغربی محققین بھی اس رائے کی تائید میں ہیں۔سورۃ التکاثر میں دولت اکٹھی کرنے اور اس پر فخر کرنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ ایسے مقابلے کرنے سے انسان کی توجہ خدا سے دور ہٹ جاتی ہے اور حقیقی زندگی در پردہ چلی جاتی ہے، سورۃ العصر میں بتایا گیا ہے کہ اچھی مثال اور نیک اعمال کو اپنانے سے انسان اپنے آپ کو گھاٹے والی زندگی سے بچا سکتا ہے۔موجودہ سورۃ میں کفار کا ہیبت ناک انجام بیان کیا گیا ہے جو بجائے اس کے کہ اپنی مدفون (جمع شدہ) دولت نیک کاموں پر خرچ کریں وہ نیک لوگوں میں خامیاں تلاش کرتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں۔

بقیہ: اداریہ...... از صفحہ 3

رہے ہیں۔جن میں انجینئرز، کمپیوٹر، شعبہ تعمیرات اور اکاؤنٹس سے تعلق رکھنے والے نوجوان اور خواتین شامل ہیں۔اس وسیع و عریض نظام کے علاوہ رضا کارانہ طور پر کام کرنے والے جماعتی و ذیلی تنظیموں کے ہزاروں کی تعداد میں عہدیداران اور داعیان الی اللہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ جماعت کے سینکڑوں شعبوں میں آنریری اور طوعی خدمات بجالانے والے ہزاروں کی تعداد میں امراء، صدران اور سیکرٹریان اس کے علاوہ ہے۔جیسے روزنامہ الفضل آن لائن لندن ہی کو دیکھیں تو سینکڑوں احباب و خواتین کی مجموعی رضا کارانہ خدمت سے یہ روحانی اور علمی مائدہ تیار ہو کر منصۂ شہود پر آتا ہے۔فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔آمین۔

ان واقفینِ زندگی کا بلند مقام و مرتبہ اپنے اللہ کے حضور تو مسلّم ہے ہی۔احبابِ جماعت اور خلیفۃ المسیح کی نظر میں بھی قابل دید ہے۔ایک وقت تھا کہ احباب جماعت اپنا تعارف اپنے خاندان سے جڑے صحابی کے نام سے کروایا کرتے تھے۔اب اس میں اس لحاظ سے اضافہ ہوا ہے کہ احباب جماعت اپنا تعارف واقفینِ زندگی کی اولاد یا اولاد اپنے واقفینِ زندگی والدین کے حوالہ سے کرواتی ہے۔اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نکاحوں کے اعلانات میں واقفینِ زندگی، واقفین (واقفات) نو اور واقفینِ نو کی اولادوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہؓ کے بیٹے کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

''میں نے یہ اعلان کیا ہوا ہے کہ سوائے اپنے عزیزوں کے یا ایسے لوگوں کے جن کے تعلقات دینی یا تمدنی لحاظ سے اس قسم کے ہوں کہ جن کی وجہ سے وہ گویا اقرباء ہی سمجھے جانے کے قابل ہیں جب تک میری صحت اچھی نہیں ہوتی میں کوئی نکاح نہیں پڑھایا کروں گا۔ اس اعلان کے بعد میں نے بعض واقفین تحریک جدید کے نکاح پڑھے ہیں کیونکہ جو شخص زندگی وقف کرتا ہے وہ ایسا تعلق دین اور اسلام سے پیدا کر لیتا ہے گویا وہ سلسلہ کی اولاد ہے اور جو سلسلہ کی اولاد ہو جائے وہ کسی صورت میں ہمیں اپنی اولادوں سے کم نہیں ہوسکتا۔کیونکہ اس کا تعلق دینی لحاظ سے ہے اور رشتہ داروں کا دنیوی لحاظ سے۔گو رشتہ داروں کا دینی لحاظ سے بھی تعلق ہوتا ہے مگر ظاہری اور ابتدائی تعلق ان کا دنیوی لحاظ سے ہی ہوتا ہے۔آج بھی اس اصول کے تحت میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے لڑکے کا نکاح پڑھنے کھڑا ہوا ہوں۔''

(ایاز محمود صفحہ 290)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اور جیسا کہ میں نے کہا مختلف قوموں اور طبقوں کے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس نظام کا حصہ بن چکے ہیں اور بن رہے ہیں۔اور جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعتی ضروریات بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس تعداد میں اضافے کی بھی ضرورت ہے اور یہ ضرورت آئندہ بڑھتی بھی چلی جائے گی۔فی الحال صرف موجودہ وقت میں ضرورت نہیں ہے بلکہ آئندہ اس ضرورت نے مزید بڑھنا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اکتوبر 2016ء)

اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں پھیلے واقفین و واقفاتِ زندگی، واقفین و واقفاتِ نو اور رضا کارانہ و طوعی خدمات بجالانے والوں کی خدمات کو مقبول و منظور فرمائے اور جو اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کے لئے پر تول رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ والدین کو ان حسین پھولوں کی صحیح رنگ میں پرورش و پرداخت کرنے کی توفیق دیتا جائے اور یہ مبارک نظام دن بدن ترقی کرتا چلا جائے تا آنکہ اسلام و احمدیت کا غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔آمین۔

(ابو سعید)

فرحان احمد حمزہ قریشی ۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت مغلانی نور جان بیگمؓ

حضرت مغلانی نور جان بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد بیگ صاحب رضی اللہ عنہا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ایسی صحابیہ تھیں جن کا تعلّق حضورؑ کے جدّی خاندان سے تھا اور جنھوں نے حضور علیہ السلام کے بچپن کا زمانہ بھی دیکھا تھا اور پھر بعد میں آپ پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مختصر تعارف

حضرت مغلانی نور جان صاحبہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش تخمیناً 1813ء میں ہوئی۔ آپ مغل برلاس تھیں۔ آپ کے نانا مرزا دسوندھا بیگ صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جدِّامجد مرزا ہادی بیگ کی نسل سے تھے۔ اس طرح ننہال کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عالی نسب سے جاملتا ہے۔ یعنی مرزا دلاور بیگ پر دونوں انساب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

آپ کی شادی آپ کے حقیقی ماموں مرزا گاماں بیگ صاحب کے بڑے بیٹے مرزا محمد بیگ صاحب آف قادیان سے ہوئی جو آپ سے عمر میں بہت چھوٹے تھے۔ چونکہ اس زمانہ میں خاندان میں ہی رشتے ہوا کرتے تھے لہٰذا ان دونوں کی عمروں کے تفاوت کے باوجود یہ رشتہ طے ہوا۔ لیکن ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ آپ کے شوہر مرزا محمد بیگ صاحب حضرت مرزا غلام اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ چنانچہ اسی وجہ سے سلسلہ کی تاریخ میں آپ کا ذکر ''بھاوجہ مرزا غلام اللہ صاحب'' کے طور پر آیا ہے۔ یا حضرت مرزا غلام اللہ صاحب کے بیٹے حضرت مرزا اسلام اللہ بیگ صاحب کی تائی کے حوالہ سے ذکر ملتا ہے۔ یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ حضرت مغلانی نور جان صاحبہؓ خاکسار راقم الحروف کی پڑدادی محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم قریشی عبد اللطیف صاحب کی تائی تھیں۔

جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جدّی خاندان میں سے کئی بدقسمت احباب نے آپ کو قبول نہ کیا اور قہرالٰہی کے مورد بنے وہاں بعض ایسے خوش نصیب بھی تھے جنہوں نے بدل و جان آپ کو قبول کیا اور اپنا سب کچھ اسلام اور احمدیت کی خاطر قربان کر دیا۔ حضرت مغلانی نور جان صاحبہ بھی اُن خوش نصیبوں میں سے تھیں جنہوں نے آپؑ کی بیعت کی سعادت پائی۔ معیّن تاریخ بیعت معلوم نہیں تاہم آپ کا شمار ابتدائی صحابیات میں ہوتا ہے۔

''سیرت المہدی'' میں آپؓ کی روایات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حضرت مغلانی نور جان صاحبہؓ کی کُل پانچ (5) روایات ''سیرت المہدی'' مؤلّفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ میں محفوظ ہیں۔ جو قارئین کے افادہ کے لئے درج ذیل ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہن

آپ کی خوش نصیبی تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آپ کو اپنی بہن کہتے تھے۔ مندرجہ ذیل روایت میں اس بات کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

''مغلانی نور جان صاحبہ بھاوجہ مرزا غلام اللہ صاحب نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب کی بیوی نے حضرت اُم المومنین صاحبہ سے پوچھا کہ نور جان نے ایسا ارائیوں والا لباس پہنا ہوا ہے۔ آپ اس کو اپنی نند کیوں کہتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس کے بھائی سے پوچھو۔ پھر آپؑ سے پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا۔ کہ ''صرف لباس کی وجہ سے ہم بہن کو چھوڑ دیں؟ یہ خود سادگی پسند کرتی ہیں۔ پہلے ایسا ہی لباس ہوتا تھا''۔

(سیرت المہدی، روایت 1354)

مرزا غلام قادر صاحب کی وفات

چونکہ آپؓ کا تعلّق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خاندن سے تھا اور آپ نے خاندان کے ابتدائی حالات اور قادیان کے مختلف ادوار دیکھے تھے، اس لئے آپ کی بعض روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام سے پہلے زمانہ کے متعلق ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی جناب مرزا غلام قادر صاحب کی وفات کے وقت کا ایک واقعہ آپ بیان کرتی ہیں۔ یہ اوائل جولائی 1883ء کی بات ہے

(دیکھئے تاریخ احمدیت، جلد اوّل، صفحہ 223)

''مرزا غلام قادر صاحب کی وفات پر لوگوں نے ماتم کرنا شروع کیا۔ حضورؑ نے کہلا بھیجا ''ان کو کہو کہ پیٹنا بند کرو۔'' مگر کسی نے نہ سنا۔ پھر حضورؑ خود تشریف لے آئے اور سب کو خود منع فرمایا اس پر بھی وہ نہ مانیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ''اچھا جاؤ قیامت کے دن اس وقت کو یاد کروگی'' یہ بھی فرمایا کہ ''جاؤ پٹو سکھنیو''۔

(سیرت المہدی، روایت 1372)

حضرت صاحبزادی عصمت بی بی کا ناک چھدوایا جانا

حضرت صاحبزادی عصمت بی بی رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیٹی تھیں اور حضرت اماں جان کے بطن سے 15/ اپریل 1886ء کو پیدا ہوئیں اور جولائی 1891ء میں بعمر 5 سال وفات پائی، اُن کے بچپن کے زمانہ کا واقعہ حضرت مغلانی نور جانؓ یوں بیان کرتی ہیں:

''حضرت ام المومنین کی پہلی صاحبزادی عصمت بیگم کا ناک چھدوایا تو حضورؑ کی پہلی بیوی نے بھی خوشی کی۔''

(سیرت المہدی، روایت 1375)

مخالف کے منہ سے سچائی کا اظہار

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد مرزا نظام الدین صاحب ساری عمر حضور کے مخالف رہے اور تکلیف کا باعث بنے رہے۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ ان سے رحم اور مہربانی سے پیش آتے تھے اور کبھی بھی حضور نے انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی اور نہ کبھی بدلہ لیا۔ اس بات کا انہیں آخری عمر میں بہت احساس ہو گیا اور عملاً اپنے بھائی مرزا امام الدین کی موت کے بعد انہوں نے مخالفت ترک کر دی تھی۔ بہرحال ایک دفعہ حضرت مغلانی نور جان صاحبہ اُن کے گھر گئیں۔ یہ اُسی زمانہ کی بات ہے جبکہ حضرت صاحبزادی عصمت بی بی کا ناک چھدوایا گیا اور اُس وقت مرزا نظام الدین سخت مخالفت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ خود بیان کرتی ہیں کہ جب میں اتفاق سے مرزا نظام الدین کے گھر گئی تو ''مرزا نظام الدین نے کہا کہ حضرت صاحب کی وجہ سے ہم پر بڑا فضل ہوا ہے۔ آبادی ہو گئی ہے۔ ہم امیر بن گئے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ ''اب امیر ہو کر ان پر آوازیں کستے ہو''۔

(سیرت المہدی، روایت 1375)

بیواؤں کے نکاحِ ثانی کے متعلق حضور علیہ السلام کا ارشاد

آپؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ ''پشاور سے چار عورتیں آئی تھیں دو ان میں سے بیوہ، جوان اور مالدار تھیں۔ مَیں ان کو حضرتؑ کے پاس لے گئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ '' جوان عورتوں کو نکاح کر لینا چاہئے''۔ میں نے کہا جن کا دل نہ چاہے وہ کیا کریں؟ یا بچوں والی ہوں ان کی پرورش کا کون ذمہ دار ہو؟ آپ نے فرمایا ''اگر عورت کو یقین ہو کہ وہ ایمانداری اور تقویٰ سے گذار سکتی ہے اس کو اجازت ہے کہ وہ نکاح نہ کرے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ نکاح کر لے۔''

(سیرت المہدی، روایت 1392)

''محتاجوں کو روٹی دو''

ایک اَور روایت میں آپ بیان کرتی ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''مُردوں کے نام پر محتاجوں کو روٹی دو۔ مُلانوں کو نہ دو ملاں جب کوٹھوں پر روٹیاں سکھانے کو ڈالتے ہیں کتے اور کوّے کھاتے ہیں اور وہ چوڑھوں کو روٹی دیتے ہیں۔''

(سیرت المہدی، روایت 1385)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچپن

''سیرت المہدی'' کی مندرجہ بالا روایات کے علاوہ خاکسار سے مکرم مرزا مسعود احمد صاحب آف کینیڈا (ابن حضرت مرزا منظور احمد صاحب) جو حضرت مرزا غلام اللہ صاحب کے پوتے ہیں اور جنہوں نے حضرت مغلانی نور جان صاحبہؓ کو اپنی ہوش کی عمر میں دیکھا ہے بیان کیا:

'' آپؓ نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بچپن کا زمانہ دیکھا تھا۔ چنانچہ وہ کہا کرتی تھیں کہ حضور علیہ السلام کو بچپن میں لوگ ''سائیں بابا'' کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اور جب بھی کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو لوگ کہتے کہ ''سائیں بابا'' سے دم کرواآو''۔

(از انٹرویو مؤرخہ 9/ جنوری 2016ء)

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے تعلق محبت

پھر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے آپؓ کے تعلّق کے بارے میں مکرم مرزا مسعود احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

”حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے اُن کا خاص تعلّق تھا۔حضرت اماں جانؓ انہیں اپنے پاس بلا لیا کرتی تھیں۔آپ خاندان کی پرانی باتیں حضرت اماں جانؓ سے بیان کرتیں۔اور حضرت اماں جانؓ نہایت محبت اور مہربانی سے پیش آتیں۔اور اُن کو پان بھی بنا کر دیتی تھیں۔مگر پیرانہ سالی کی وجہ سے اُن کے دانت کمزور ہو چکے تھے۔لہٰذا حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اُن کے لئے چھالیا باریک کر کے دیا کرتی تھیں۔چنانچہ حضرت مغلانی نور جانؓ کو بھی پان کی عادت پڑ گئی۔حضرت اماں جان نے پھر میری والدہ کو یہ پیغام بھیجا کہ امۃ الحئی کو کہو کہ لکڑی کے آون دستہ میں چھالیا کوٹ کر اُنہیں دیا کرو۔“

(از انٹرویو مؤرخہ 9؍ جنوری 2016ء)

اپنی آخری عمر میں آپؓ اپنے خاوند کے بھتیجے حضرت مرزا منظور احمد صاحب کے گھر میں ہی رہائش پذیر تھیں۔اور مکرم مرزا مسعود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ چونکہ وہ ہمارے ابا جان کی تائی تھیں اس لئے ہم بھی اُنہیں ”تائی“ کہہ دیا کرتے تھے۔لیکن وہ کہتیں کہ مَیں تمہاری تائی تو نہیں۔مَیں تو تمہاری دادی ہوں۔

وفات

آپ کی وفات مؤرخہ 4؍ جون 1938ء کو بعمر 125 سال قادیان میں ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مکرم مرزا مسعود احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

”وفات کے وقت آپ کی عمر 125 سال تھی۔آخری عمر تک ان کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ان کی eyesight بالکل ٹھیک تھی اور سر کے بال بھی سیاہ تھے۔جب اُن کی وفات ہوئی تو میری والدہ امۃ الحئی صاحبہ (اہلیہ حضرت مرزا منظور احمدؓ) اور میری تائی (اہلیہ حضرت مرزا سلام اللہ بیگؓ) نے اُن کو غسل دیا اور اُن کا جنازہ ہمارے گھر سے ہی اُٹھا تھا۔“

(از انٹرویو مؤرخہ 9؍ جنوری 2016ء)

اخبار الفضل میں آپؓ کی وفات کی اطلاع ”مدینۃ المسیح“ کے عنوان کے تحت ان الفاظ میں دی گئی:

”4؍ جون۔مرزا سلام اللہ بیگ صاحب کی تائی نور جان صاحبہ بعمر تقریباً 125 سال وفات پا گئیں۔حضرت مولوی سیّد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔“

(الفضل قادیان، 7؍ جون 1938ء، صفحہ 2)

اسی طرح ”تاریخ احمدیت“ جلد 7 میں مؤرخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہدؔ نے 1938ء کے سال میں ”جلیل القدر صحابہ کا انتقال“ کے عنوان کے تحت حضرت مغلانی نور جان صاحبہ کی وفات کا ذکر نمبر 7 پر کیا ہے۔

(تاریخ احمدیت، جلد 7، صفحہ 534، مطبوعہ قادیان 2007ء)

اللہ تعالیٰ اس مخلص صحابیہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔

آمین۔

رپورٹ: عبدالہادی قریشی۔ نمائندہ سیرالیون

مجلس مشاورت سیرالیون 2021ء

وَاَمۡرُھُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَھُمۡ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کو مؤرخہ 4 تا 6؍ جون 2021ء کو مسجد بیت السبوح فری ٹاؤن میں سالانہ مجلس مشاورت کے انعقاد کی توفیق ملی۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کی مختلف جماعتوں کی جانب سے موصولہ تجاویز مجلس مشاورت میں پیش کرنے اور مجلس مشاورت کے انعقاد کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے باقاعدہ اجازت کے لئے درخواست کی گئی جس پر حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت 4 تا 6 جون 2021ء کی منظوری عنایت فرماتے ہوئے 5 تجاویز منظور فرمائیں۔

مجلس مشاورت کے انعقاد کے لئے جماعت ہائے سیرالیون میں نمائندگان کے انتخابات کروائے گئے اور احباب جماعت کو مجلس مشاورت کی اہمیت بھی سمجھائی گئی۔

4 جون 2021ء۔ پہلا دن

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان مؤرخہ 4 جون 2021ء کو مسجد بیت السبوح۔احمدیہ سینٹرل مسجد فری ٹاؤن پہنچنا شروع ہو گئے۔نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد نمائندگان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اجلاسِ اول

مجلس مشاورت کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز سہ پہر 4 بجے ہوا جس کی صدارت مکرم و محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیرو مشنری انچارج سیرالیون نے فرمائی۔مکرم میر وسیم الرشید صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم و ترجمہ پیش کیا۔مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور نمائندگان شوریٰ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مجلس مشاورت کی اہمیت وضرورت سے آگاہ فرمایا۔جس کے بعد مکرم منیر ابوبکر یوسف صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور مجلس شوریٰ میں پیش کی جانے والی تجاویز پڑھ کر سنائیں۔

ازاں بعد ان تجاویز پر غور و فکر اور سفارشات کے لئے علیحدہ علیحدہ سب کمیٹیاں بنائی گئیں اور ان کمیٹیوں کے اجلاسات کے لئے جگہوں اور ان کی میٹنگز کے پروگرام کا اعلان کیا گیا۔جس کے بعد صدر مجلس نے اجلاس کی کارروائی کے اختتام کا اعلان کیا۔

نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد ان سب کمیٹیوں کی میٹنگز ہوئیں۔جن میں ان تجاوز پر غور و تمحیص کی گئی۔اور سفارشات مرتب کی گئیں۔

میٹنگز کے بعد نمائندگان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

5 جون 2021ء ۔ دوسرا دن

اجلاسِ دوم

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز صبح ساڑھے نو بجے ہوا جس کی صدارت مکرم و محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر سیرالیون نے فرمائی۔مکرم حافظ اسد اللہ وحید صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم و ترجمہ پیش کیا۔

اس اجلاس میں مجلس شوریٰ میں پیش ہونے والی دو تجاویز پر سب کمیٹیوں نے اپنی سفارشات پیش کیں اور ممبرانِ شوریٰ نے ان سفارشات

کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام ہوا۔نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد ممبرانِ شوریٰ کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اجلاسِ سوم

تیسرے اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز سہ پہر چار بجے ہوا جس کی صدارت مکرم و محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیرو مشنری انچارج سیرالیون نے فرمائی۔مکرم قاسم طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم و ترجمہ پیش کیا۔دعا کے بعد مزید دو تجاویز پر سب کمیٹیوں کی سفارشات پر ممبرانِ شوریٰ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ممبرانِ شوریٰ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

6 جون 2021ء ۔ تیسرا دن

اجلاسِ چہارم

چوتھے اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز صبح ساڑھے نو بجے ہوا جس کی صدارت مکرم و محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیرو مشنری انچارج سیرالیون نے فرمائی۔مکرم حافظ شیخ ظافر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم و ترجمہ پیش کیا۔دعا کے بعد مزید ایک تجویز پر سب کمیٹیوں کی سفارشات پر ممبرانِ شوریٰ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم امیر صاحب نے ممبرانِ شوریٰ کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ وہ صرف ان تین دن کے لئے اپنی جماعتوں کے نمائندہ نہیں تھے بلکہ اگلی شوریٰ تک وہ اس کے ممبر ہیں اور یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

آپ نے بتایا کہ یہ تجاویز اور ان پر پیش کی جانے والی سفارشات حضور انور کی خدمت میں ارسال کی جائیں گیں اور آپ کی منظوری کے بعد انہیں ملک بھر کی جماعتوں میں بھجوایا جائے گا اور یہ ہم سب کا فرض ہے کہ اس بارے میں کماحقہ، کوششیں کریں کہ کس طرح احباب جماعت ان پر عمل کریں۔دعا کے ساتھ اس تین روزہ بابرکت مجلسِ شوریٰ کا اختتام ہوا اور بہت سے ممبرانِ شوریٰ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے کہا کہ شوریٰ میں شامل ہونا ان کے لئے جماعتی علم اور ایمان میں اضافے کا باعث ہوا ہے اور یہ تین دن ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت میں بہت معاون ہوئے ہیں۔

نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد ممبرانِ شوریٰ کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا جس کے بعد ممبرانِ شوریٰ اپنے اپنے علاقوں کی طرف روانہ ہو گئے۔

اس بابرکت مجلسِ شوریٰ میں 205 نمائندگان اور 103 زائرین نے شرکت کی۔

عاطف وقاص۔ کینیڈا

آؤ اُردو سیکھیں

سبق نمبر 10

سبق نمبر 8 سے اردو زبان میں وقت کے لحاظ سے جو تبدیلی آتی ہے اس پر بات شروع کی گئی ہے اور پوری کوشش کی گئی ہے کہ سبق کو سادہ ترین انداز میں بیان کیا جائے۔ اب آئندہ کچھ اسباق زمانہ حال کے بارے میں ہوں گے۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ زمانہ حال کیا ہے تو زمانہ کا مطلب ہے وقت یعنی ٹائم جبکہ حال کا مطلب ہے وہ وقت جو ابھی گزر رہا ہے۔ یا کم از کم اسے گزرے ہوئے زیادہ وقت نہیں ہوا۔

In English grammar, the time is divided into three categories. These are Present, Past and Future and we are discussing Present.

میں نے آپ کی آسانی کے لیے انگریزی میں بھی بتا دیا ہے کہ ہم پریزنٹ یعنی حال کی بات کر رہے ہیں۔ پچھلے سبق میں ہم نے دیکھا تھا کہ اردو میں ’عادات، ایسے کام جو انسان ہر روز کرتا ہو، اور چیزوں کی ایسی خصوصیات جو بدلتی نہیں ہیں‘ انہیں کیسے بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے سورج ہمیشہ مشرق سے نکلتا ہے اور پانی ہمیشہ نشیب کی طرف بہتا ہے۔ اس کی دو مثالیں ہیں۔

آج ہم دیکھیں گے کہ اردو میں ان کاموں کو کیسے بیان کرتے ہیں جو ہو رہے ہوں یعنی پروگریسو ہوں۔

Now we will see that how we can describe or talk about those things which are continuous in Present Times. In English it is called either present continuous tense or progressive tense

سب سے پہلے وہ کام اس زمانے میں بیان کیے جاتے ہیں جو اُس وقت ہو رہے ہوں جب بات کرنے والا بات کر رہا ہو۔ جیسے آپ دیکھ رہے ہیں کہ بارش ہو رہی ہے تو آپ کہیں گے کہ بارش ہو رہی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کے ان فقرات کی کو لکھتے کیسے ہیں۔ یعنی الفاظ کی ترتیب کیا ہوتی ہے۔

وہ (کام کرنے والا) خط (اسم) لکھ (فعل یا کام) رہا ہے (دو امدادی فعل ایک رہنا سے رہا اور دوسرا ہونا سے ہے)

اردو زبان میں جب بھی کسی ایسے کام کی بات کرتے ہیں جو جاری و ساری ہو یعنی پروگریس کر رہا ہو اس وقت عام امدادی یعنی ہیلپنگ ورب ہے، ہیں، ہو وغیرہ سے پہلے ہو رہا، ہو رہی، ہو رہے لگاتے ہیں جو ہونا کی ایک شکل ہے انگریزی میں اس کے لیے پریزنٹ پارٹیسپل یعنی ورب کی پہلی فارم آئی این جی کے ساتھ استعمال ہوتی ہے جیسے

He is writing a letter.

So,the writing is called present participle and it shows a progressive verb or action.

مزید مثالیں:

وہ خط لکھ رہا ہے۔

وہ خط لکھ رہی ہے

اب یہاں دیکھیں کہ جب کام کرنے والا مذکر سے مؤنث ہوا تو ’رہا‘ جو ہے وہ ’رہی‘ میں بدل گیا تو اردو میں ورب یعنی فعل کی شکل بدلنے سے دو چیزوں کا پتا چلتا ہے

(الف) کام کرنے والے کی جنس یعنی کیا وہ مرد ہے یا عورت ہے

(ب) کام کرنے والے کی تعداد یعنی وہ ایک ہے یا ایک سے زائد، واحد ہے یا جمع

وہ (ایک مرد) خط لکھ رہا ہے۔

وہ (زیادہ مرد) خط لکھ رہے ہیں: ’رہا ہے‘ ’رہے ہیں‘ میں بدل گیا جس سے پتا چلا کہ کام کرنے والے جمع ہیں

وہ (ایک عورت یا مؤنث) خط لکھ رہی ہے

وہ (زیادہ عورتیں یعنی جمع) خط لکھ رہی ہیں

یہاں بھی ’رہی ہے‘ نے بتایا کہ کام کرنے والی ایک ہے یعنی واحد ہے اور مؤنث ہے جبکہ رہی ہیں نے بتایا کہ کام کرنے والیاں جمع ہیں اور مؤنث ہیں۔

اب دیکھیے کہ اس زمانے میں صرف ایسے کام ہی بیان نہیں ہوتے جو اس وقت ہو رہے ہوں جب ان کی بات کی جارہی ہو بلکہ وہ کام بھی بیان ہوتے ہیں جو ان دنوں، مہینوں، اور برسوں یا سالوں میں ہو رہے ہوں۔

جیسے

آجکل فیفا کے مقابلے ہو رہے ہیں۔

بچے بہت تیزی سے ویڈیو گیمز کے عادی ہو رہے ہیں۔

میں آجکل درثمین پڑھ رہا ہوں۔

اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان فقرات میں ایسے کام بیان ہوئے ہیں جو ضروری نہیں کہ اس وقت ہو رہے ہوں جب ان کی بات کی جارہی ہے۔

پھر اس زمانے میں ایسے کاموں کا بھی ذکر کیا جاتا ہے جو آنے والے دنوں میں ہونے ہوں یعنی مستقبل میں ہونے ہوں۔

جیسے

ہم اگلے ماہ پاکستان جارہے ہیں۔

وہ کل اپنی زندگی کا بہت اہم امتحان دینے جارہا ہے۔

اس زمانے پر گفتگو اگلے سبق میں بھی جاری رہے گی ان شاء اللہ۔

ایڈیٹر کے نام خطوط

☆ سید شمشاد احمد ناصر امریکہ سے

میری طرف سے بھی الفضل کا روزانہ مائدہ تیار کرنے والے مجاہدین کو محبت بھرا سلام پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ خدمات کی استعداد کو بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

☆ مکرم محمود احمد ناصر برسلز بیلجیم سے لکھتے ہیں۔

پیارے الفضل سے گزشتہ 50 سال سے رشتہ ہے۔ الفضل کا نیا شمارہ دیکھتے ہی دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بانی الفضل حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ پر ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے جنہوں نے الفضل جاری فرما کر جماعت پر ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔

الفضل علم و عرفان کا ایسا سمندر ہے کہ اس کے مضامین کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ ہر مضمون ایک دوسرے سے پڑھ کر ہوتا ہے۔ خاکسار کو فجر کے بعد ہی اخبار کا انتظار شروع ہو جاتا ہے جس دن پڑھے بغیر گھر سے نکل جاؤں تشنگی رہتی ہے بے چینی سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ الفضل میں ہر قسم کے مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ علمی، دینی، سائنسی اور معلوماتی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر سایہ الفضل آن لائن لندن نے تو چار چاند لگا دئے ہیں ظاہری خوبصورتی میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے الفضل کو دن دونی رات چوگنی ترقی دیتا رہے۔ تمام لکھاریوں کو نت نئے مضامین لکھنے کی توفیق دے اور اخبار کے تمام کارکنان کو صحت و عافیت سے خدمت کی توفیق ملتی رہے۔ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسانؓ بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ فَعَمِیَ عَلَیْكَ النَّاظِرُ

مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی اے خدا کے پیارے رسول تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہے اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس طرح روتے دیکھا اور اس وقت آپ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا مَیں اس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا‘‘

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے۔ صفحہ 28-27)

تو یہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت آپ کو۔ یہ کھوکھلے نعرے، دعوے اور تحریریں نہیں تھیں۔

(خطبہ جمعہ 10/ دسمبر 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

ایڈیٹر کے نام خطوط

☆محترمہ امۃ الباری ناصر لکھتی ہیں:

آپ نے الفضل آن لائن کے لیےعلمی، روحانی اور اخلاقی مائدہ کی تیاری میں سرگرم عمل سب للّٰہی خدمت گزاروں کا ذکر کر دیا۔جن کے نام آگئے ہیں اور جن کا ذکر نہیں ہوسکا سب کے لئے اجرعظیم کی دعا ہے۔ دین کی خدمت تو ایک نشہ ہے ایک دفعہ سواد آجائے تو چھٹتا نہیں ہے۔ الفضل کی خدمت کرنے والے خود زندہ ہو جاتے ہیں ۔ پرانی فائلوں میں سب قلم کار اب بھی نظر آتے ہیں

مضمون کی تمہید باندھنے کے انداز سے لذیذ دعوت کا منظر ابھرا اور لطف دے گیا۔ جزاک اللہ خیرا

☆محترمہ عائشہ چوہدری جرمنی سے لکھتی ہیں:

میں تو خود سارا اخبار الفضل پڑھتی ہوں۔لیکن اہم مضامین، اداریہ اور چھوٹی بات کو میں اپنی کولیگز میں share بھی کرتی ہوں ۔

☆محترمہ فوزیہ گل انڈیا سے لکھتی ہیں:

جزاکم اللہ۔ آپ سبھی ٹیم ممبرز کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ اخبار کی کمپوزنگ بہت محنت کا کام ہے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیرعطا فرمائےاور ہم کو بھی ان خدمات کا موقعہ دے۔آمین

☆مسز بشریٰ ارشد کینیڈا سے لکھتی ہیں:

الفضل ہمیں شام سات بجے مل جاتا ہے اور ہم فورا پڑھ لیتے ہیں۔لیکن اخبار میں پڑھ کر حیرانگی ہوئی کہ برطانیہ میں کئی لوگ جن میں ڈاکٹر نصیر احمد طاہر شامل ہیں رات 12 بجے کا انتظار کرتے ہیں اور اخبار پڑھ کر اور اپنے عزیزوں دوستوں کو تقسیم کر کے سوتے ہیں۔اس سے احمدی احباب کا اپنے اخبار الفضل سے محبت اور عشق عیاں ہے۔اللہ اس کو بڑھاتا چلا جائے۔

☆مسز نمود سحر لندن سے لکھتی ہیں:

حج نمبر بہت پسند آیا بالخصوص اس کا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حج بہت غور سے پڑھا۔ بہت سی نئی باتوں کا علم ہوا جو اس سے پہلے میں نے نہیں پڑھا۔ اس شمارہ کو پڑھ کر دل سے دعا نکلی کہ اللہ ہمیں بھی مکہ مقدس بستی میں جانے، حج کرنے اور ان مبارک جگہوں پر قدم رکھنے کی توفیق دے جہاں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے۔ اللہ الفضل کو ترقی دیتا چلا جائے۔

☆مسز صفیہ بشیر سامی لندن سے لکھتی ہیں:

آپ کا علمی، روحانی اور اخلاقی مائدہ کی تیاری پڑھا بہت مزا آیا اللہ تعالیٰ آپکو اور آپ کے ساتھ تمام مخلصین کو جو آپ کے ساتھ دن رات لگ کر یہ مائدہ تیار کرتے ہیں سب کو جزائے خیر سے نوازے آپ سب ہمارے لئے اتنی محنت سے یہ مائدہ تیار کرتے ہیں جو ہماری روح کو تازہ کر دیتی ہے الحمد للہ ہمیں اپنی روح کی غذا ملتی ہے اور ہر روز یہ مائدہ میری نجات کا سبب بنتا ہے جزاکم اللہ احسن الجزا

☆مکرم محمد عمر تیاپوری کوآرڈینٹر علی گڑھ یونیورسٹی علی گڑھ نے پیغام بھجوایا ہے کہ میں تلاوت قرآن کے بعد الفضل کا مطالعہ کرتا ہوں اور اپنے کولیگز جن میں علی گڑھ یونیورسٹی کے غیراز جماعت پروفیسرز شامل ہیں کو الفضل بھجواتا ہوں۔ وہ تمام پروفیسر اس اخبار کی بہت قدر کرتے ہیں اور اچھے جذبات رکھتے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ثاقب محمود عاطف نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن (آسٹریلیا) سے اعلان بھجواتے ہیں کہ:

محترم ناصر کاہلوں صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے سر میں چوٹ آئی ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور ٹیسٹ بھی ہو رہے ہیں سر کا درد بھی کافی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں محترم ناصر کاہلوں کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیرمعمولی توفیق اور ہمت بخشی۔

(بخاری)

پھر فرمایا۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ’’باب الصدقہ‘‘ ہے جہاں سے صدقہ وخیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔

(مسلم)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

خدمت دین

خدمت دین ایک بہت بڑا اعزاز ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے تو یہ اس کی کرم نوازی ہے۔ جو کام بھی خدمت دین کا سپرد کیا جائے دلی بشاشت اور توجہ کے ساتھ کیا جائے، اکثر لوگ دنیا کے کاموں میں اس قدر مصروف ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ زندگی بہت مصروف ہے وقت ہی نہیں ہوتا، حالانکہ اللہ کے دین کی خدمت کی برکت سے دنیا کے سب کام سنور جاتے ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 311)

مرسلہ: ناصرہ احمد۔کینیڈا

29 جولائی 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	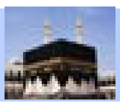	04:29	19:01
مدینہ منورہ	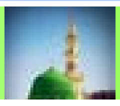	04:22	19:07
قادیان	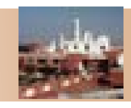	04:09	19:27
ربوہ		03:49	19:07
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:54	20:54